



## تشریح

از قلم خطیب الاسلام مولانا عبدالرؤف خان رحمانی، جھنڈے نگری

اسلام میں سوڈینا، سوڈینا، سوڈکے کاغذات مرتب کرنا اور سوڈکی شہادتیں دینا تک حرام ہے۔ اور سوڈنوارکی وہی پوزیشن ہے۔ جو ایک زانی، شرابی، اور قماربازکی ہوتی ہے۔ لیکن یورپ سے جب بینک کی بیماری انڈیا پہنچی۔ تو ہم مسلمانوں بھی اسی طرح اس کا خیر مقدم کیا۔ جس طرح اور قوموں نے کیا۔ ہم نے بھی دوسری غیر مسلم قوموں کی طرح سوڈکالین دین شروع کر دیا۔ اقبال مرحوم ہمارے اس کا فرانہ نظام کے قبول کرنے پر لکھتے ہیں۔

چنیں دور آسمان کم دیدہ باشد جبریل امین رادل خراش

بنا کردند خوش دیدے کہ امن جا پرستد مومن و کافر تراشد

کافر فاسد نظریات گھڑتا ہے۔ اور مسلمان اس فاسد نظام زندگی کا عملاً بھاری بنتا ہے۔ اکثر علماء نے اس نظام کی مخالفت بھی کی ہے۔ لیکن مسلمانوں نے اپنے زعم میں کسی کی بھی پرواہ نہ کی اور برابر سوڈ کا کاروبار کرتے رہے۔ مگر اس میں وہی سیاسی الجھنیں پیدا ہو گئیں۔ جو دوسرے سیاسی مسائل میں پیدا ہوتی ہیں یعنی مسلمانوں میں سوڈینے والے کم۔ اس طرح مسلمانوں کا اداکیا ہوا سوڈ غیر مسلموں کے پاس جانے لگا۔ تو اسے صرف مسلمانوں تک محدود رکھنے کیلئے مسلم بینک قائم کیا گیا۔ حالانکہ لفظ مسلم کو بینک سے اتنی ضد ہے جتنی کے لفظ شمس کو لفظ لیل سے لیکن ہم نے آج تک شمس لیل کا وجود نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی قیامت تک دیکھ سکیں گے۔ لیکن مسلم بینک کا وجود ضرور دنیا کو دیکھا دیا جس کا واحد مقصد مسلم غرباء سے سوڈ وصول کر کے مسلم امراء کے خزانے میں بھرنا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے کھلم کھلا اسلام اور سوڈ کا ایک خود ساختہ مقدس اتحاد دنیا کو دکھلادیا۔ عقلی نقطہ نظر سے اور مشاہدات اور تجربات کے لحاظ سے یہ سوڈ لاکھوں کے لئے مرگ مفاجات ہے۔ اقبال نے خوب لکھا ہے۔ سوڈ ایک کالا کھوں کیلئے مرگ مفاجات ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جو اہے علامہ اقبال اس سوڈ کو لاکھوں کیلئے مرگ مفاجات کا مترادف سمجھتے ہیں۔

اب سنیے ایک اور خطرہ بھی اس سلسلے میں درپیش ہے۔ اور یہ خطرہ بھی یقینی ہے۔ شریعت اسلام میں سوڈ، شراب، زنا، قمار بازی، وغیرہ کا مرتبہ بحیثیت حرمت تقریباً برابر ہی ہے۔ لیکن آج جب یورپ نے سوڈ کو عام کر دیا ہے۔ اور قانوناً اس کیلئے جواب مہیا کر دیا۔ تو ہم نے فخر کے ساتھ مسلم بینک قائم کر دیا۔ اور اگر گل کو یورپ کے سرمایہ داروں نے اپنی عیاشی اور سرمایہ داری کی افزائش کے لئے شراب نوشی زنا کاری قمار بازی وغیرہ کیلئے بھی قانون جواز مہیا کر دیا۔ تو مسلم شراب خانہ، مسلم زنا خانہ اور مسلم قمار خانہ کے قیام پر بھی فخر ہونے لگے گا۔ (معاذ اللہ) کیونکہ ہم یورپ کی سرمایہ داری کو قبول کر چکے ہیں۔ اور اسلام کا لفظ تو ہم کو ورثہ میں مل ہی چکا ہے۔ اور اس کے استعمال سے ہم کو کوئی روکنے والا نہیں۔ اکبر الہ آبادی نے ایسے ہی لوگوں کے حق میں لکھا ہے۔

جو جی میں آئے آپ کے وہ کام کیجئے بس انجمن میں دعویٰ اسلام کیجئے

بہر حال مسلم بینک کا واحد مقصد مفنوک الحال غریب لوگوں کو روپیہ قرض دے کر سوڈ ہی وصول کرنا ہے۔ اور چونکہ ہر مسلم بینک کو بھی ایک مضبوط قانونی طاقت حاصل ہے۔ جو غریب کاشت کاروں سے وصول کے وقت ہر ممکن طریقہ اختیار کر لیتی ہے۔ اور مفنل کاشتکار جو دانہ دانہ کو محتاج ہوتا ہے۔ اپنی زمین مکان مویشی وغیرہ گدرکھنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔



اقبال مرحوم نے ایسے ہی مفلوک غریب اور مظلوم کاشکاروں کے متعلق لکھا ہے۔

دہقان ہے کسی قبر کا گلا: ہومردہ بوسیدہ کفن جس کا ابھی زیر زمین ہے

جاں بھی گرد عنبر بدن بھی گرد عنبر افسوس کہ باقی نہ مکاں ہے نہ مکس ہے۔

(مصباح بابت رجب و شعبان سنہ ۱۳۷۲ھ فتاویٰ ثنائیہ جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۹۶-۳۹۷)

## فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 49

محدث فتویٰ